سوال

(106)مسئلہ علم غیب

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یہاں ہم جب اپنے دوستوں سے کہتے ہیں کہ علم غیب اللہ کا خاصہ ہے کوئی رسول یا فرشتہ غیب نہیں جانتا' تو وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیب جانتے تھے اور جو قرآن مجید نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ملا ہے وہ بھی تو غیب ہی ہے اور اس قسم کے دلائل دیتے ہیں۔ ایک دلیل وہ قرآن مجید کی اس آیت سے دیتے ہیں۔

عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا   اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ   (الجن ۲۷ ۲۶۔۲۷)

''وہ غیب جاننے والا ہے پس اپنے غیب کی کسی کو اطلاع نہیں دیتا مگر جس رسول کو (اطلاع) دینا پسند کرے۔''

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے پسند فرمایا تھا، اس لئے وہ غیب جانتے تھے۔ آپ اس دلیل کا کیا جواب دیتے ہیں کیا اس آیت کریمہ سے استدلال کرتے ہوئے یہ کہنا جائز ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیب جانتے تھے۔ براہ کرم اس سوال کا جواب ارشاد فرمائیے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

علم غیب اللہ کا خاصہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ   (النمل ۲۷ ۶۵)

''(اے پیغمبر!) فرما دیجئے کہ اللہ کے سوا آسمانوں اور زمین میں کوئی بھی غیب نہیں جانتا۔''

اور فرمایا:

قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَاۗءَ اللّٰهُ ۭوَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ۖ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْۗءُ   (الاعراف ۷ ۱۸۸)

''(اے پیغمبر!) کہہ دیجئے میں اپنی جان (ذات) کے لئے کسی کو نفع یا نقصان کا مالک نہیں ہوں مگر جو اللہ چاہے اور اگر میں غیب جانتا ہوتا تو بہت سی بھلائی جمع کر لیتا اور مجھے کوئی برائی

(تکلیف ٗ رنج ٗبیماری وغیرہ) نہ پہنچتی۔''

لیکن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں مثلاً فرشتوں، نبیوں اور رسولوں میں سے جسے چاہتا ہے جتنا چاہتا ہے غیب پر مطلع کر دیتا ہے۔

کیونکہ اس نے فرمایا ہے:

عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا (الجن ۷۲، ۲۶۔۲۷)

''وہ غیب جاننے والا ہے، پس وہ اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا، مگر جس رسول کو (کچھ بتانا) پسند کرے تو اس (تک پہنچنے والے پیغام) کے آگے پیچھے نگران روانہ کرتا ہے۔''

رسول کو حاصل ہونے والے اس علم میں وہ وحی بھی شامل ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائی اور قرآن بھی اس وحی کا حصہ ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا سابقہ انبیاء ورسل علیہ السلام سے بھی یہی معاملہ رہا ہے۔ لیکن ان کا علم ذاتی نہیں ہوتا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ انہیں خبر دیتا ہے۔ ان نصوص سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہر غیب کا علم دے دیا ہے۔ بلکہ ان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جس قدر اللہ نے چاہا اس قدر غیبی معلومات انہیں بتا دیں۔

وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ

اللجنۃ الدائمۃ ۔ رکن: عبداللہ بن قعود، عبداللہ بن غدیان، نائب صدر: عبدالرزاق عفیفی، صدر عبدالعزیز بن باز فتویٰ (۴۴۳۰)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلددوم-صفحہ 120

محدث فتویٰ